UNIT IV/V
MIL Urdu
SEM 1st/2nd.

Date

سرسید احمد خان کی ادبی خدمات
سرسید احمد خان کی نثر نگاری
(UNIVERSAL NOTE)

(33)

(نوٹ) غالب کے نام سے لکھے گئے یونیورسل نوٹ کی طرح ہی سرسید کے نام سے لکھے اس نوٹ کا نثر کے طور پر استعمال کریں

(1) اردو ادب کی نثری تاریخ میں درجنوں ایسے ادیبوں کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے اپنے قلم کی طاقت سے ادب کے خزانے میں ایک سے بڑھ کر ایک تخلیق کا اضافہ کیا ہے۔ انہی ادیبوں اور انہی تخلیقات کی وجہ سے اردو ادب کو تمام دنیا کے دیگر زبانوں کے عالمی ادب کے مقابلے میں کھڑے ہونے کی توفیق ملی ہے۔ ہمارے مشہور و معروف انہی ادیبوں کی تحریروں کی وجہ سے آج ہم فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری زبان کا فلاں ناول انگریزی کے فلاں ناول کے مقابل رکھا جا سکتا ہے یا اردو کی فلاں نثری تحریر، انگریزی یا عربی کی فلاں تحریر کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

(2) سرسید احمد خان کا شمار بھی اردو ادب کے انہی چند نثر نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی تحریروں تخلیقوں اور قلم نگاری سے تمام ادب کے خزانے کو مالا مال کیا ہے

(3) سرسید احمد خان کی ولادت سن ___ء میں ہندوستان کے شہر ___ میں ہوئی
اردو ادب میں خوب عزت شہرت اور مقام پانے کے بعد سرسید احمد خان سن ___ء میں ہندوستان کے شہر ___ میں وفات پا گئے

Very Important Part

(4) دنیا کی کسی بھی زبان کا ادیب اپنی چند ذاتی اور نہایت خاص خوبیوں (Qualities) کی وجہ سے دوسرے ادیبوں کے مقابلے زیادہ مشہور ہوتا ہے یا زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ سرسید احمد خان بھی اپنی اپنی چند اہم اور دلچسپ خوبیوں کی وجہ سے ادب کی دنیا میں اپنی الگ اور انوکھی پہچان بنانے میں کامیاب ہوئے۔ ماہرین ادب کا ماننا ہے کہ سرسید احمد خان کی ذات میں اگر یہ چند خوبیاں نا ہوتیں تو وہ بھی ہزاروں دیگر ادیبوں اور قلم کاروں کی طرح ادب تو ضرور لکھتے مگر ادب میں ان کا

Date

رتنا نذکرہ نا ہوتا جتنا آج ہو رہا ہے

(5) سرسید احمد خان کا تمام ادب ان کے ذاتی مشاہدے اور تجربے کی بنیاد پر لکھا ہوا ہے۔ سرسید کی کوئی بھی تحریر اٹھا کر دیکھ لیجئے آپ کو خود بہ خود اندازہ ہو جائے گا کہ سرسید عام زندگی کے رازوں اور نکتوں کو سمجھنے کے معاملے میں بہت حساس (Sensitive) سنجیدہ اور نہایت ذہین تھے۔ زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی ان کی حساس طبیعت کو متاثر کرنے کے لئے کافی ہوتا تھا۔ انسان عموماً اپنی زندگی کے بڑے بڑے واقعات و تجربات سے ہی گہرے متاثر ہوتا ہے لیکن ایک ادیب کے لئے عام زندگی کی معمولی سے معمولی بات بھی ایک شاندار تحریر، ایک کامیاب ناول اور ایک تاریخی مضمون کا مواد لے کر حاضر ہو جاتی ہے

عام زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی ایسے ادیب کی قلم کاری کے جادو سے ادب کا ایک بہت بڑا شہ پارہ بن جاتا ہے۔ بڑے ادیب کی زندگی کا ایک عام سا واقعہ اور تجربہ بھی کسی کتاب، ناول، افسانے، شاعری یا مضمون کی صورت میں ادب کی ایک ایسی تخلیق بن جاتا ہے جو صدیوں تک اس زبان کے ادب میں شوق سے پڑھا جاتا ہے اور اسی تخلیق سے زندگی کے بہترین سبق لئے جاتے ہیں۔ سرسید احمد خان کی زندگی میں بھی اللہ نے ان کو کچھ ایسی تحریریں ضرور دیں جن کی وجہ سے وہ آج بھی اردو ادب کی تاریخ میں زندہ و پائندہ ہیں۔ سرسید کی تجربہ کار اور حاسس ذہانت عقل مندی اور ہنرمندی کی بدولت ہی اردو ادب کی تاریخ میں آج بھی ان کا نام بہت احترام اور عقیدت سے لیا جاتا ہے!!

(6) سرسید احمد خان کی نثر کی کامیابی کی دوسری بڑی وجہ ان کی زبان ہے اگرچہ زندگی نے انہیں خوب تجربے اور مشاہدے دئے، ذاتی زندگی میں وہ خود حقیقت نگار اور سچے ثابت ہوئے، ان کی طبیعت بہت حساس اور سنجیدہ تھی؛ لیکن آخر میں یہ ان کا طرزِ تحریر، ان کی زبان، ان کا لکھنے کا (Style) اور اسلوب ہی تھا جس کی وجہ سے وہ اردو ادب میں اتنی بلندی سے چھو لئے گئے۔ ان کی اتنی شہرت اور عزت ہوئی۔

Scanned with CamScanner

Date

سرسید کو اپنی زبان دانی پر ایسی قدرت حاصل تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے وہ اپنی تحریر میں موتی پرو رہے ہیں۔ ان کی نثر کا ایک ایک جملہ اور ایک ایک محاورہ پڑھنے والے پر ایسے جادو کرتا ہے جیسے مرزا غالب نے کوئی شعر لکھ دیا ہو۔ اردو ادب کا سنجیدہ قاری ان کی تحریر کو اپنی لغت کے ساتھ پڑھتا ہے جیسے وہ انگریزی کا کوئی ناول یا شاعری کی کوئی کتاب پڑھتا ہے۔ سرسید احمد خان کی نثر نگاری کے بے شمار جملے اور اقتباس آج بھی ایک مشہور قول (Quote) کی طرح ادب کی دنیا میں پڑھے اور لکھے جاتے ہیں

(7) سرسید کی کسی بھی تحریر کو آپ اٹھا لیجئے وہ آپ کو اس زمانے اور وقت کی تاریخ بیان کرتا ہوا ادب کا ایک شاہکار نمونہ دکھائی دے گا۔ آپ اس تحریر میں اس وقت کے سماج، اس وقت کی تہذیب و ثقافت، اس وقت کے مسئلوں (issues) معاملات واقعات حادثات کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ تحریر آج سے برسوں پہلے لکھی ہوئی ہوگی لیکن آپ کو یوں لگے گا کہ آج بھی اس تحریر کی معنویت، ضرورت اور اہمیت اتنی ہی ہے جیسی تب رہی ہوگی۔ اس بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سرسید کی نثر آج بھی اتنی ہی تر و تازہ اور آج بھی اتنی ہی معنی خیز ہے جتنی تب تھی جب وہ لکھی گئی ہے۔ سرسید کی نثر آج بھی ہمارے علم میں اتنا ہی اضافہ کرتی ہے جتنا تب کرتی تھی۔ یہ تحریر آج بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی تب تھی۔ آج اگرچہ زمانہ وقت تاریخ سب بدل چکا ہے لیکن اس مضمون کی روح آج بھی اتنی ہی ہے۔ ہم آج بھی اس مضمون کے بنیادی مسئلے سے جوجھ رہے ہیں۔ یہ Issue آج بھی اتنا ہی ہے

(8) سرسید احمد خان کا ادب اپنی لافانی و لاثانی خوبیوں کی وجہ سے آج بھی ان کی تحریروں کو ادب، تعلیم، تدریس، رہنمائی اور کئی بہت کی دنیا میں وہ مقام حاصل ہے جو تب تھا جب وہ لکھی گئی تھیں۔ سرسید کی قوم ملت ملک اور فرد کی بہتری کے لئے لکھی گئی یہ تخلیقات اردو ادب کا بیش قیمت اثاثہ ہیں۔ سرسید کی ان ادبی و ثقافتی خدمات نے جہاں اردو ادب کے خزانے کو مالا مال کیا ہے وہیں اردو کے عام قاری (Reader) کے اخلاق علم اور مشاہدے کو بہتر کرنے میں بہت تاریخی اور بنیادی رول ادا کیا ہے۔ اردو ادب سرسید کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گا!!

END

Scanned with CamScanner